شہدائے اُحُد کی قربانیاں

06-June-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضور نبیِّ رحمت، **شفیعِ اُمَّت** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین(3) شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے:(1)وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے،(2)میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور(3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔**(البدور السافرۃ للسیوطی، ص ۱۳۱، حدیث:۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے بیان کا موضوع ہے **"شہدائے اُحد کی قربانیاں"**۔ جس میں ہم شہدائے اُحُد کی دِین کی خاطر پیش کی گئیں قربانیوں کے بارے میں سنیں گی۔ لہٰذا دِلجمعی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سُننے کی سعادت حاصل کیجئے، دنیا و آخرت بہتر بنانے کے کئی مَدَنی پھول حاصل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غزوۂ اُحد میں ستر انصاری اور پانچ مہاجرین صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جام شہادت نوش فرمایا تھا، اس مختصر سے بیان میں ان تمام شہیدوں کا ذکرِ خیر اور دین کی خاطر ان کی قربانیوں کو بیان کرنا یقیناً ناممکن ہے، لہٰذا ان میں سے چند شہدائے کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی دین کی خاطر قربانیوں کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ شہدائے اُحد میں سے اللہ پاک و رسولِ اکرم، شفیعِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرنے والے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے

والے، جنگِ اُحد میں شریک ہونے والے، سب سے پہلے حق کی دعوت دینے والے، پرہیز گاروں کے سردار، نیکیوں میں سبقت لے جانے والے، وعدہ پورا کرنے والے، تکلف و بناوٹ سے پاک، مخلص اور محبت و خوف میں مغلوب رہنے والے بنو عبد الدّار کے ایک قابلِ فخر چشم و چراغ مشہور صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَبْ بن عُمَیر داری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پاکیزہ ہستی بھی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تعلق امیر گھرانے سے تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نہایت شاہانہ زندگی گزارتے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک سے بڑھ کر ایک عالیشان لباس پہنتے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والدین کے بہت پیارے اور لاڈلے تھے، لیکن جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسلام قبول کیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اسلام لانے کے بعد اپنے گھر والوں کی طرف سے بہت زیادہ تکالیف کا سامنا رہا لیکن پھر بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حوصلے پست نہیں ہوئے اسلام کی محبت مزید آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دل میں پختہ ہوتی چلی گئی، چنانچہ

جولائی 2017 کے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے صفحہ نمبر 19 پر لکھا ہے: (حضرت سَیِّدُنا مُصْعَبْ بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دارِ اَرْقَم میں داخل ہونے کے بعد اِسلام لائے مگر گھر والوں اور قوم کے خوف سے اپنا اِسلام چھپائے رکھا۔ ایک مرتبہ کسی نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ کر آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کے گھر والوں کو اِطّلاع دی تو اَہلِ خانہ نے قید کرکے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آسائشیں تکالیف میں بدل دیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک روز نکلنے میں کامیاب ہوئے اور حبشہ چلے آئے۔ مسلسل مشقتیں اور تکالیف برداشت کرنے کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کھال سانپ (Snake) کی کینچلی (یعنی اس کے جسم کی سفید باریک جھلّی) کی طرح جسم سے جدا ہوتے ہوئے بھی دیکھی گئی۔ (ماہنامہ فیضان مدینہ، جولائی ۲۰۱۷، ص۱۹)

پریشانیوں میں زباں بند رکھنا کیے جانا صبر اجر اس میں بڑا ہے
کوئی جھاڑ دے تب بھی نرمی برتنا کیے جانا صبر اجر اس میں بڑا ہے
گو آفات و امراض ڈیرا جمائیں کیے جانا صبر اجر اس میں بڑا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۵۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! شہیدِ احد حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جوشِ ایمانی مرحبا! باوجود یہ کہ اسلام لانے کے سبب چاروں طرف خوف کے سائے منڈلا رہے ہیں، گھر اور باہر والے سبھی بلاوجہ دشمنی پر اُتر آئے ہیں، نمازیں پڑھنے پر ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے مگر قربان جایئے! رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس عاشقِ صادق پر جنہوں نے اس قدر تکلیفیں اور مخالفتیں برداشت کرکے گھر چھوڑ کر ہجرت کرنا اور کھال جدا کروانا تو گوارا کرلیا لیکن اسلام اور نماز کی ادائیگی سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہ ہوئے۔ بلاشبہ یہ سب اللہ کریم کا خاص فضل و احسان اور رسولِ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت کا فیض تھا کہ مشکل گھڑی میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے ارادے پر پہاڑ کی طرح ڈٹے رہے۔ مگر افسوس! آج لوگ دنیا کی خاطر تو بڑی سے بڑی مصیبت و آزمائش خوشی خوشی برداشت کرلیتے ہیں، دنیا اور مالِ دنیا کی خاطر کسی تنقید کی پروا نہیں کرتے لیکن شرعی احکام پر عمل اور مدنی کام کرنے اور سنتیں اپنانے کے سبب اگر معاشرے یا گھر والے مخالفت کریں، مذاق اڑائیں، آوازیں کسیں تو ان کی ہمت جواب دے جاتی ہے، پھر وہ جس بدبودار گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرکے آئے تھے دوبارہ اسی طرف لوٹ جاتے اور دنیا داروں کی طرح دنیا کی رنگینیوں میں گم ہوجاتے ہیں۔

اسلام کس چیز کا نام ہے؟

ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اسلام قربانی کا نام ہے، اسلام استقامت کا نام ہے، اسلام معاشرے کی تکلیفیں برداشت کرنے کا نام ہے، اسلام آزمائشوں پر ڈٹے رہنے کا نام ہے، اسلام کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنا، مخالفتیں سہنا اور قربانیاں پیش کرنا انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلام، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کا معمول رہا ہے، اگر اسلامی اَحکام پر عمل مثلاً نماز پڑھنے ، شرعی پردہ کرنے اور سُنّتیں اپنانے کے راستے میں پریشانیاں وآزمائشیں آڑے آئیں، لاکھ مخالفتوں کا بازار گرم ہو جائے، جی بھر کر مذاق اُڑایا جائے، طرح طرح سے دل دکھایا جائے، ڈرایا جائے، دھمکیاں دی جائیں، حتّٰی کہ مارا پیٹا جائے تو ایسے مواقع پر دل برداشتہ ہو کر مَعَاذَ اللّٰہ فرائض وواجبات، سُنّتوں، مدنی ماحول اور مدنی کاموں سے منہ موڑ کر دوبارہ وہی گناہوں بھری بدبودار زندگی کی دلدل میں غرق ہونا ہرگز عقلمندی نہیں بلکہ سراسر تباہی وبربادی اور آزمائشوں پر صبر نہ کرنے کے سبب عظیم الشان ثواب سے محرومی کا باعث ہے۔ ہمیں چاہئے کہ آزمائشوں، پریشانیوں، آفتوں، غموں پر صبر کر کے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی مصیبتوں اور پریشانیوں کو یاد کریں اور صبر کے نتیجے میں ملنے والی خوشخبریوں کو پیشِ نظر رکھیں۔ صبر کرنے والوں کے متعلق پارہ 4 سورۂ اٰل عمران کی آیت نمبر146 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۴۶﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔

(پ۴، اٰل عمران: ۱۴۶)

اسی طرح پارہ 10 سورۃ الانفال کی آیت نمبر 46 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اصْبِرُوْاؕ-اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ(۴۶) ترجَمۂ کنزالایمان: اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (پ ۱۰، انفال: ۴۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ ان آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا صبر کرنے والے ربِّ کریم کے محبوب بن جاتے ہیں، صبر کرنے والوں کی ربِّ کریم مدد فرماتا ہے، لہٰذا کبھی بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے، صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز سے باز رکھنا، جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔ (المفردات للراغب، باب الصاد، ص ۲۷۳)

احادیثِ کریمہ میں بھی صبر کرکے اجر و ثواب کمانے کی بھرپور ترغیب موجود ہے، آیئے! ترغیب کے لئے 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور آزمائشوں پر صبر کرکے ثوابِ آخرت کی حق دار بنئے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابو وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟ فرمایا: انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پر پھر ان کے بعد جو لوگ بہتر ہیں پھر ان کے بعد جو بہتر ہیں، بندے کو اپنی دینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر وہ دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی دینداری کے مطابق اُسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اِس دنیا ہی میں اُس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/۳۶۹، حدیث: ۴۰۲۳)

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مومن اور مومنہ کو اپنی جان، اولاد اور مال کے ذریعے آزمایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملے گا کہ

اس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء ۱۷۹/۴، حدیث:۲۴۰۷)

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی بیماری، تھکاوٹ یا غم پہنچتا ہے وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر... الخ، ۱۴۴/۴، حدیث: ۲۹)

اللہ کریم ہمیں آزمائشوں پر صبر کرنے کا حوصلہ، اسلام پر استقامت اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مرتے دم تک مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شہیدِ اُحد حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ عظیم صحابیِ رسول ہیں جن کی ذات میں نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کا مَدَنی جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر بھی دینِ اسلام کے پیغام کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کو بلند کرنے کے لئے دور دَراز سفر اختیار فرمائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کوششوں سے کئی غیر مسلموں کو دولتِ ایمان نصیب ہوئی اور وہ کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام سے وابستہ ہوئے، چنانچہ

ایک بار دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے احکام شرعیہ سکھانے کے لیے حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو مدینۂ منورہ روانہ کیا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وہاں خوب احکامِ اسلام کی تبلیغ فرمائی اور پھر تقریباً قبیلہ اَوس وخَزرَج کے پانچ سو، ایک روایت کے مطابق تین سو افراد کا قافلہ لے کر حاضر ہوئے اور ان سب نے اسلام قبول کیا۔

سارا قبیلہ ہی مسلمان ہو گیا

حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بِن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعد بن زُرارہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ راہِ خُدا میں سفر پر روانہ ہوئے تو قَبِیلَہ بَنِی ظَفر کے باغ میں "مَرَق" نامی کُنوئیں پر جاکر بیٹھ گئے۔ اِن دونوں کے پاس قَبِیلَہ بَنُو اَسْلَم کے لوگ جمع ہو گئے، اِن کے چوٹی کے (یعنی اعلیٰ درجے کے) سَردار (Chief) سَعد بن مُعاذ اور اُسَید بن حُضَیر تھے جو ابھی دامَنِ اِسلام سے وابَستہ نہ ہوئے تھے۔ سَعد بن مُعاذ حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعد بن زُرارہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے خالہ زاد بھائی تھے، سَعد بن مُعاذ نے اُسَید بن حُضَیر کو بھیجا کہ جاؤ اُن دونوں مُبَلِّغِین کو ڈانٹ کر روک دو جو کہ ہمارے کمزور لوگوں کو (مَعَاذَ اللہ) بہکانے کے لئے آئے ہیں۔ چُنانچہ اُسَید بن حُضَیر نے اپنا نیزہ لیا اور اُن کے پاس پہنچ گئے، آتے ہی اُن کو بُرا بھلا کہنا شُروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر تمہیں زِندگی پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے (اِنفِرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے نِہایت) نَرمی اور مِٹھاس سے فرمایا: ذرا بیٹھ کر بات تو سُن لیجئے، سمجھ میں آئے تو مان لیجئے اور اگر پسند نہ آئے تو ہم آپ کو مجبور نہیں کریں گے۔ اُسَید بن حُضَیر پر میٹھے بول کا اَثر ہوا اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر اُن کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُن کو اِسلام کے بارے میں مَدَنی پھول دیئے اور قُرآنِ کریم پڑھ کر سُنایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور وہ مُشَرَّف بہ اِسلام ہو گئے۔

مُسلمان ہو جانے کے بعد کہا: میرے پیچھے سَعد بن مُعاذ ہے، اگر اُس نے تُم دونوں کی بات مان لی تو میری ساری قَوم تُمہاری بات مان لے گی، میں اُسے اَبھی تُمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہاں سے سِیدھے سَعد بن مُعاذ کے پاس پہنچے اور اُن کو اُن دونوں مُبَلِّغِین کے پاس جانے پر راضی کر

لیا۔ سَعْد بن مُعاذ نے آتے ہی دونوں صاحِبان کو بُرا بھلا کہنا شُروع کر دیا۔

حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیْر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے (اِنْفِرادی کوشِش کا آغاز کرتے ہوئے) اِنہیں بھی نَرْمی اور مِٹھاس کے ساتھ نیکی کی دَعْوت سُننے کیلئے آمادہ کر لیا اِس پر وہ اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر اُن کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیْر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِن پر بھی اِسلام کی خُوبیوں سے مالا مال مَدَنی پُھول پیش کئے اور سُوْرَۃُ الزُّخْرُف کی اِبتِدائی آیات پڑھ کر سُنائیں۔ آیاتِ قُرآنیہ تاثیر کا تِیر بن کر اُن کے دل میں پَیوَسْت ہو گئیں اور وہ بھی دائرۂ اِسلام میں داخِل ہو گئے۔ اِسلام آوری کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا سَعْد بن مُعاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور اُن سے فرمایا: تُم میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ سب نے بَیَک زَبان ہو کر کہا: آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) ہمارے سَردار ہیں اور آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی رائے دُرُست اور بلند خیال ہوتی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا سَعْد بن مُعاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: بس پھر مُجھ پر تُمہارے مَردوں اور عَورتوں سے اُس وَقت تک بات کرنی حرام ہے جب تک تُم اللہ کریم اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اِیمان نہیں لے آتے۔ رَاوِی فرماتے ہیں: خُدا پاک کی قَسَم! شام نہیں ہونے پائی تھی کہ اُس قبیلے کے تمام مَرْد و عَورت مُسلمان ہو چکے تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ، باب بدء اسلام الانصار، ۵۲۷/۲ تا ۵۲۹ ملخصاً)

سارا قَبِیْلَہ اِیماں لایا میٹھے بول کی بَرَکت سے
بنتے کام بگڑ جاتے ہیں سُن لو بے جا شِدَّت سے

(نیکی کی دعوت، ص ۵۱۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! صحابیِ رسول اور شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیْر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نیکی کی دعوت کا انداز کیسا میٹھا میٹھا اور پیارا پیارا تھا کہ جس نے قبیلوں کے بڑے بڑے

سرداروں کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا، سرداروں نے سختی کی مگر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ گھبرائے نہیں بلکہ حکمتِ عملی کا سہارا لیتے ہوئے آیاتِ قرآنیہ سُنا سُنا کر جلد ہی انہیں اسلام کی طرف مائل کرلیا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے میٹھے بول کی برکت سے ان کے دل نرم پڑ گئے، چنانچہ وہ اپنے پورے قبیلے سمیت مسلمان ہوگئے۔

مُبلّغہ کو کیسا ہونا چاہئے؟

اس واقعے سے جہاں ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی دین کی خاطر قربانی کا پتا چلا وہیں یہ اہم ترین مدنی پھول بھی چننے کو ملا کہ نرمی، بُردباری، صبر، قوتِ برداشت، ملنساری، خوش اخلاقی اور جذبات پر قابو رکھنے جیسی خوبیوں والی ہونا ایک کامیاب مُبلّغہ کے لئے بے حد ضروری ہے۔ سختی، غصہ اور بداخلاقی سے پیش آنے والی، ابے تبے اور بازاری لہجے والی، فضول بولنے والی، جھاڑ پلانے والی، مذاق مسخریاں کرنے والی، کِھل کِھلا کر ہنسنے والی، بحث و تکرار کرنے والی، اپنے موقف پر اَڑ جانے والی، مَدَنی مرکز کی اطاعت نہ کرنے والی، اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والی مُبلّغہ کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں کرسکتی، ایسی مُبلّغہ خود بھی ہلاکت میں جاپڑے گی اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے لئے بھی اچھا نہیں ہوگا۔ یاد رکھئے! جو کام **"نرمی"** سے ہوتا ہے وہ **"گرمی** (Anger)**"** سے نہیں ہوتا، لہٰذا چاہے کوئی کتنا ہی دل دکھائے، سختی سے پیش آئے، مذاق اُڑائے اور دھمکیاں دے تب بھی مُبلّغہ کو نرمی، ملنساری، صبر، شفقت، خاموشی اور حکمتِ عملی سے ہی کام لینا چاہئے، جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقل فرماتے ہیں: کسی بُزرگ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کا مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرمایا: نیکی کی دعوت دینے والے کو چاہیے کہ اپنے آپ کو صَبْر کا عادی بنائے اور اللہ کریم کی طرف سے نیکی کی دعوت کے ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامِل یقین

ہو اُس کو اِس مبارَک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔(احیاء العلوم، ۲/۴۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنا اور اسے دوسری اسلامی بہنوں کو سکھانا یقیناً بہت بڑی نیکی کا کام ہے۔ چنانچہ حضور نبیِّ رحمت، **شفیعِ اُمّت** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ پیارے صحابی ہیں جنہوں نے اس فرمانِ مُصْطَفٰے پر عمل کرتے ہوئے نہ صرف خود کو نورِ قرآن سے منور کیا بلکہ جب، جہاں اور جس وقت بھی ضرورت پڑی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مخلوقِ خدا کو بھی فیضانِ قرآن سے فیض یاب کرنے کے لئے اپنے وقت کی قربانی پیش کی، حتّٰی کہ خدمتِ قرآن کی برکت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے زمانے میں قاری مشہور ہوگئے، چنانچہ

لوگوں کو قرآن پڑھانے والے

حضرتِ سَیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے والوں میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اوران کے بعد نابینا (Blind) صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پہنچے اور یہ دونوں لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے۔(فیضان فاروق اعظم، ص۴۶۱)

تبلیغِ دین کے لئے کوششیں

حضرتِ سَیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ جب اَنصار بَیْعَتِ عَقَبہ اُولی کے بعد آئندہ سال مَوسَمِ حج میں ملنے کا وعدہ کرکے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔ تو واپَس پہنچ کر اُنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف پیغام (Message) بھیجا کہ ہمارے پاس کسی ایسے شخص کو بھیجیں، جو لوگوں کو قرآنِ پاک پڑھائے۔ چنانچہ رسولِ انور، آمنہ کے دلبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قبیلۂ بَنِی عَبْدُ الدَّار سے تعلُّق رکھنے والے حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ان کے پاس بھیجا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے قبیلۂ بنی غَنْم کے حضرتِ سَیِّدُنا اَسعد بن زُرارہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ہاں قِیام فرمایا اور لوگوں کو قرآنِ پاک پڑھانے لگے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دیگر لوگوں کے پاس جا کر انہیں اِسلام کی دَعوت بھی دیا کرتے، یہاں تک کہ انصار کے اکثر گھرانے اور سردار وشُرَفا اِسلام لے آئے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ واپَس بارگاہِ رِسالت میں لوٹ گئے۔ (حلیۃ الاولیاء، مصعب بن عمیر الداری، ۱/۱۵۲، رقم: ۳۳۹) اور قاری کے نام سے مشہور ہوگئے۔

(معجم کبیر، ۲۰/۳۶۴، حدیث: ۸۴۹)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے　　تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہو جائے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کس قدر خوش نصیب صحابی ہیں کہ جنہیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو قرآنِ کریم سکھانے کے لئے منتخب فرمایا، سفر اگرچہ لمبا تھا مگر چونکہ حکمِ رسول تھا لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمانِ رسول پر لبیک کہتے ہوئے اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر لوگوں کو فیضانِ قرآن سے فیض یاب فرمایا حتّٰی کہ اپنے زمانے میں قاری مشہور ہوگئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک اپنا احتساب کرے اور سوچے کہ میرے اندر دین کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ کس قدر بیدار ہے؟ غور کیجئے! یہ حضرات تو انتہائی کم وسائل

ومشکل حالات میں سفری سہولیات اور دیگر ضروریات مُیَسّر نہ ہونے کے باوجود بھی انتہائی ذوق وشوق کے ساتھ مسلمانوں کو دور دَراز علاقوں میں قرآنِ کریم سکھانے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے، مگر افسوس! آج ہم میں اب اس طرح کا جوش و جذبہ دَم توڑتا نظر آرہاہے۔ افسوس! صدیاں گزر جانے کے باوجود اسلامی بہنوں کی ایک بڑی تعداد ہے جسے دیکھ کر بھی قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا، جن کو آتا بھی ہے تو اَکْثَرِیَّت کے قواعد و مخارج درست نہیں، ہمارے اپنے گھر، گلی، محلے اور علاقے میں بھی کتنی ایسی اسلامی بہنیں ہوں گی جن کو قرآن پڑھنا نہیں آتا ہو گا مگر آہ! ہمیں اس پر کوئی افسوس نہیں ہوتا، ہماری آنکھ سے آنسو نہیں نکلتا، ہمارا دل نہیں کُڑھتا، کوئی شرمندگی نہیں ہوتی، ان کو قرآن پڑھانے اور ان کی اِصلاح کرنے کا جذبہ بیدار نہیں ہوتا، ہمارے پاس انہیں قرآن سکھانے اور ان کی اصلاح کرنے کی فرصت نہیں۔

ہم غور کریں کہ کیا ہم قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کے فضائل بھول چکی ہیں؟ کیا ہم نے آقائے مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین کو بھلا دیا ہے؟ کیا ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی دِین کی خاطر پیش کی گئیں قربانیوں کو بھلا بیٹھی ہیں؟ کیا ہمارے اندر اصلاحِ اُمّت کا درد ختم ہوچکا ہے؟ کیا ہمارے اندر دینِ اسلام کی سَربلندی اور اسلامی بہنوں کی خیر خواہی کے لئے بھی وقت نہیں ہے؟ کیا ہمارے پاس مدرسۃ المدینہ بالغات میں حاضر ہوکر اسلامی بہنوں کو قرآنِ کریم سکھانے کے لئے بھی وقت نہیں ہے؟ آخر ہم مدرسۃ المدینہ بالغات کو کب آباد کریں گی، اسلامی بہنوں کو قرآنِ کریم کب سکھائیں گی؟ انہیں نماز، وضو، غُسل اور پاکی ناپاکی کے احکام کب سکھائیں گی؟ ان کی اصلاح کب کریں گی؟ انہیں سُنّتیں کب سکھائیں گی؟ انہیں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کب کریں گی؟ انہیں ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کام کرنے کی

ترغیب کب دلائیں گی ؟۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم شہدائے اُحد رِضوانُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی قربانیوں کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ یاد رکھئے! شہدائے اُحد رِضوانُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن اللہ کریم کے وہ مقرب بندے اوررسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ حقیقی جاں نثار صحابہ رِضوانُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی خاطر نہ صرف اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا بلکہ اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لئے اپنا کثیر اور قیمتی مال بھی اسلام کی خاطر راہِ خدا میں پیش کر دیا، انہی جگمگاتے ستاروں میں دو روشن تارے صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا مُخَیرِیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ اور حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح انصاری رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بھی ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے ان دونوں حضرات کا راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

اسلام میں سب سے پہلا وقف

قبیلۂ بنی نُضَیر کے ایک بہت زیادہ علم رکھنے والے صحابی حضرتِ سَیِّدُنا مُخَیرِیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بہت سی جائیدادوں اور سات باغات کے مالک تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے وَصِیَّت فرمائی تھی کہ اگر میں شہید ہو جاؤں تو میرا سارا مال نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ملکیت ہو گا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جو چاہیں کریں، جب رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ اُحد سے واپس تشریف لائے تو ان جائیدادوں (Properties) اور باغات (Orchards) کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقف فرما دیا، اسلام میں یہ سب سے پہلا وقف تھا۔ (سیرت سید الانبیا، ص ۳۲۲)

ابو دَحْدَاح انصاری کا جذبۂ سخاوت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیت اُتری

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللہَ قَرۡضًا حَسَنًا ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے

(پ۲، البقرۃ:۲۴۵)

تو حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْداح انصاری رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ پاک چاہتا ہے کہ ہم قرض دیں؟ تو آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اے ابو دَحْداح (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ)! حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْداح رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنا دستِ اقدس مجھے دکھایئے، حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْداح رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے دستِ اقدس تھام کر عرض کی: میں نے اپنا باغ اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: ان کے باغ میں 600 کھجور کے درخت تھے، اُمِّ دَحْداح رَضِیَ اللہُ عَنۡہا اور ان کے بچے بھی اسی میں رہتے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْداح رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ آئے اور انہوں نے پکارا: اے اُمِّ دَحْداح (رَضِیَ اللہُ عَنۡہا)! انہوں نے عرض کی: لبیک میں حاضر ہوں، حضرتِ ابو دَحْداح رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے فرمایا: آپ اس باغ سے نکل چلیں کیونکہ میں نے اس باغ کو اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/۲۴۹، حدیث: ۳۴۵۲)

اللہ پاک کو قرض دینے سے کیا مراد ہے؟

"تفسیر صراطُ الجنان" میں لکھا ہے: راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ اللہ کریم کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے کیونکہ بندہ اُس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اُس کا عطا فرمایا ہوا، حقیقی مالک وہ جبکہ بندہ اُس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض (Loan) سے تعبیر فرمانے میں یہ

بات دل میں بٹھانا مقصود ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوتا اور وہ اس کی واپسی کا حق دار ہے ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ اس خرچ کرنے کا بدلہ یقیناً پائے گا اور وہ بھی معمولی نہیں بلکہ کئی گنا بڑھا کر پائے گا۔ سات سو گنا بھی ہو سکتا ہے اور اس سے لاکھوں گنا زائد بھی۔ (صراط الجنان، ۱/ ۳۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحداح انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ راہِ خدا میں خرچ کے معاملے میں کس قدر زبردست مَدَنی ذہن کے مالک تھے، ذرا سوچئے! کسی کے پاس ایک ایسا خوبصورت باغ موجود ہو جس میں عُمدہ قسم کی کھجوروں کے 600 درخت لگے ہوں، تو کس کا دل چاہے گا اس باغ کو اپنی ملکیت سے خارج کر کے کسی کو تحفے میں دے دے یا پورا باغ ہی راہِ خدا میں پیش کر دے مگر قربان جائیے! شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحداح انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر! جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سُنا کہ ربِّ کائنات کو یہ بات پسند ہے کہ اس کے بندے اس کی راہ میں خرچ کریں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دل کھول کر راہ خدا میں خرچ کیا، جبکہ ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ افسوس! ہماری سوچ یہ بن چکی ہے کہ اگر میں نے راہِ خدا میں خرچ کیا تو میرا گزارا کیسے ہو گا؟ میں کہاں سے کھاؤں گی؟ میرے بچے بھوکے رہ جائیں گے، میرا مال کم پڑ جائے گا، مجھے تو ذاتی گھر بھی بنوانا ہے، مجھے تو بچوں بچیوں کی شادیاں بھی کروانی ہیں، مجھے تو فلاں فلاں چیز کے لئے رقم بھی جمع کرنی ہے، میری تو فلاں فلاں مجبوریاں بھی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہمارا تو اس بات پر پورا پورا بھروسا ہونا چاہیے کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ مزید بڑھ جاتا ہے، ہمیں ربِّ کریم کی رضا طلب کرنی چاہیے، ہمیں ثوابِ آخرت کی حرص رکھنی چاہیے، ہمیں قناعت کی عُمدہ دولت سے مالا مال ہونا چاہیے، ہمارا دل دنیا اور مالِ دنیا کی مَحَبَّت و لالچ سے

پاک وصاف ہونا چاہیے۔

اللہ پاک کی رضا والے کام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کریم کے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی دِین کی خاطر اپنا مال خرچ کرنے، دین کی خاطر وقت دینے اور اللہ کریم کو راضی کرنے والے کام کرنے چاہئیں۔ عموماً آج لوگوں میں دنیا اور مال دنیا کو حاصل کرنے کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کا جذبہ تو نظر آتا ہے مگر آہ! دین کی خاطر مال و وقت کی قربانی دینے کا جذبہ اب ختم ہوتا جارہا ہے۔ اکثر ہمارا مال اور وقت دونوں ہی فضولیات میں برباد ہو رہے ہیں۔ ہم شناختی کارڈ بنوانے کی خاطر گھنٹوں لائنوں میں لگنے کو تو تیار ہیں مگر نماز پڑھنے کے لئے اپنے کام کاج کی قربانی دینا ہمیں گوارا نہیں ہوتا حالانکہ نماز پڑھنا اللہ کریم کی رضا کا سبب ہے، ہم عشقِ رسول کا دعویٰ تو کرتی ہیں لیکن آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں پر عمل نہیں کرتیں ، ہم اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھنے اور اپنے گھر کی چمک دمک بر قرار رکھنے کی خاطر ڈھیر سارا پیسہ خرچ کروادیتی ہیں مگر راہِ خدا میں اپنی حیثیت کے مطابق چندہ نہیں دیتیں حالانکہ نیک کام میں خرچ کرنا اللہ کریم کی رضا کا سبب ہے، اپنے بچوں کو ڈاکٹر، سرجن، انجینئر، سائنس دان، لیکچرار، پائلٹ، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنانے کے لئے تو ہر کوئی کوشاں ہے مگر دین کی خاطر قربانی دے کر انہیں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم مدارس اور جامعات میں تعلیم دلوانے کا ذہن بہت کم ہے ، حالانکہ اپنے بالغ لڑکوں کو نیک اور عالمِ دین بنانے کے لئے جامعۃ المدینہ میں داخل کروانا اللہ کریم کی رضا کا سبب ہے۔ لہٰذا اپنے بالغ بھائیوں اور لڑکوں کو جامعۃ المدینہ للبنین جبکہ بالغہ بہنوں اور لڑکیوں کو جامعۃ المدینہ للبنات میں داخل کروائیے اور علمِ دین کی روشنی پھیلانے میں

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔

علم سیکھنے کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے عِلْم سیکھنے کے بارے میں چند مَدَنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو علم کی تلاش کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے اللہ پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔[1] (2) فرمایا: جو علم کی طلب میں گھر سے نکلے فرشتے اُس کے اِس عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔[2] ☆علم حاصل کرنا بھی بہترین نیکی کا کام ہے۔ علم حاصل کرنے کے لیے سُوال کرنا یقیناً باعثِ فضیلت ہے لیکن سُوال کرنے کے آداب کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص۱۳) ☆علم خزانہ ہے اور سُوال کرنا اس کی چابی ہے۔(فردوس الاخبار، ۲/۸۰، حدیث: ۴۰۱۱) ☆علم سیکھنے کے لئے سوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہئے۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۸) ☆ ایسے سوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۹) ☆ علم میں زیادتی تلاش سے اور واقفیت سوال سے ہوتی ہے تو جس کا تمہیں علم نہیں اس کے بارے میں جانو اور جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ۱/۱۲۲، حدیث: ۴۰۲) ☆تحصیلِ علم کیلئے بہترین وقت ابتدائی جوانی، وقتِ سحر اور مغرب وعشاء کے درمیان کا وقت ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16

1...مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳

2...طبرانی کبیر، ۸/۵۵، حدیث: ۷۳۵۰

(312صفحات)نیز120صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اوراس کامطالَعَہ فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد